82511 ـ قبول اسلام سے قبل حمل روکنے کا آپریشن کرایا تھا کیا اب اسے ختم کرنا ضروری ہے ؟

سوال

میں دو برس سے مسلمان ہو چکی ہوں، اور اسلام قبول کرنے سے تین برس قبل میں نے آپریشن کے ذریعہ ٹانکے لگوائے تھے تا کہ حمل نہ ہو سکے، اب میں شادی شدہ ہوں میں اور میرا خاوند یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ کیا یہ ٹانکے کھلوانا ضروری ہے تا کہ اولاد پیدا ہو سکے، اگر ہمارے پاس اس کی کوئی قوی دلیل ہو تو ہم ایسا کرنے کے لیے تیار ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

شریعت اسلامیہ نے اولاد پیدا کرنے اور کثرت اولاد کی ترغیب دلائی ہے، حدیث میں وارد ہے کہ:

ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا:

مجھے ایک حسب و نسب اور خوبصورت عورت ملی ہے لیکن وہ بچے پیدا نہیں کر سکتی کیا میں اس سے شادی کر لوں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس سے شادی کرنے سے منع کر دیا.

پھر وہ دوسری بار آیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دوبارہ منع کر دیا، اور پھر وہ تیسری بار آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم شادی ایسی عورت سے کرو جو زیادہ بچے جننے والی ہو اور زیادہ محبت کرنے والی ہو، کیونکہ میں تمہاری کثرت کے ساتھ فخر کرونگا "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2050) سنن نسائی حدیث نمبر (3227) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور پھر نکاح کے مقاصد میں سے اولاد پیدا کرنا بھی ایك مقصد ہے، کہ مسلمان کی نئی نسل ہو، جو صحیح اور شرعی تربیت پر نشو و نما پائے، اور اس کے گھر والے اور امت مسلمہ کو فائدہ دے.

اور یہ اولاد ایك نعمت بھی ہے اور اس نعمت کی قدر کی پہچان صرف اسے ہی حاصل ہو سکتی ہے جو اس نعمت سے محروم ہو، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اولاد تو دنیا کی زینت بنائی ہے، جیسا کہ درج ذیل آیت میں ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

مال و دولت اور اولاد تو دنیا کی زینت ہے، اور ہاں البتہ باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے نزدیك ازروئے ثواب اور آئندہ کی اچھی توقع کے بہت بہتر ہیں الکھف (46).

دوم:

عورت کے لیے یقینی ضرورت کے بغیر اولاد پیدا نہ ہونے کا آپریشن کرانا اور اولاد پیدا ہونے سے روکنا جائز نہیں، مثلا اگر اس کی زندگی کو حمل سے خطرہ ہو تو پھر ایسا ہو سکتا ہے.

مجمع فقہ الاسلامی کی پانچویں کانفرنس جو (1409) ہجری الموافق (1988) میں منعقد ہوئی میں یہ پاس کیا گیا کہ:

" اول:

کوئی بھی ایسا عام قانون لاگو کرنا جائز نہیں جو خاوند اور بیوی کے لیے اولاد پیدا کرنے کی آزادی میں مخل ہو، اور اس کی تحدید کرے.

دوم:

مرد اور عورت میں بچے پیدا کرنے کی طاقت کو بالکل ختم کرنا حرام ہے، اسے بانجھ پن کے نام سے پہچانا جاتا ہے، لیکن اگر اس کی کوئی شرعی اعتبار سے ضرورت ہو تو پھر.

سوم:

ایك حمل سے دوسرے حمل کی مدت میں وقفہ پیدا کرنے کے لیے وقتی طور پر کنٹرول کرنا جائز ہے، یا پھر وقتی طور پر کچھ دیر کے لیے روکنا جائز ہے، لیکن یہ بھی اس حالت میں جب اس کی شرعی اعتبار سے کوئی ضرورت پیش آئے تو پھر، اور خاوند اور بیوی کے مشورہ اور رضامندی سے، شرط یہ ہے کہ ایسا کرنے سے کوئی ضرر اور نقصان نہ ہوتا ہو، اور پھر اس کو روکنے کا طریقہ بھی مشروع ہو، اور اس میں ٹھرے ہوئے حمل پر زیادتی نہ ہو کہ

اسے گرا دیا جائے "

والله تعالى اعلم انتہی

دیکھیں: مجلة المجمع (5 / 748).

اس بنا پر بغیر کسی ضرورت کے مستقل طور پر منع حمل کے لیے آپریشن کرانا جائز نہیں؛ بلکہ اب آپ پر لازم ہے کہ آپ سے ٹانکے کھلوائیں اگر اس میں آپ کو کوئی نقصان نہیں ہے.

مزید آپ سوال نمبر (20168) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

والله اعلم .